قصیدہ در مدحِ آنحضرت ﷺ

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ

افادات: مولانا مصطفیٰ عبد الوہاب

ہزار حمد بہ ربِ حکیمِ صاحبِ جود		ظہور کرد کمالش ز جزءِ ہر موجود

ہزاروں حمد و ثنا اس حکمت والے اور بے پایاں سخاوت کے مالک پر جس کا کمال ہر موجود کے ذرّے ذرّے سے ظاہر ہوا۔

ز آفتابِ جمالش بہ تافت ذرہ صفت		ز سمکِ قعرِ زمیں تا سماکِ چرخِ کبود

اس کے جمال کے آفتاب سے (ہر موجود) ذرے کی مانند چمک اٹھا، زمین کی گہرائی سے لے کر نیلے آسمان کے سماک (بلندی) تک۔

ز اقتضائے ظہور جمالِ لم یزلی		بخواست تا کہ شود عکسِ آں جمال نمود

ازلی اور ابدی جمال نے بہ تقاضائے ظہور چاہا کہ اس جمال کا ایک عکس و مظہر ظاہر ہو۔

ز بہرِ جلوۂ آں عکس ساخت آئینہ		لقب نہاد مراں را محمد و محمود

اس عکس کے جلوے کو ظاہر کرنے کے لیے آئینہ بنایا اور اس کو محمد ﷺ اور محمود ﷺ کا لقب دیا۔

شروقِ نورِ مقدس بہ تیرہ دانِ زمین		بروقِ بارقِ غیبی ز متنِ اسحبِ سود

جب مقدس نور نے تاریک زمین پر طلوع کیا تو ایسا معلوم ہوا جیسے سیاہ بادلوں کے درمیان سے غیبی بجلیاں چمک اٹھیں۔

نزولِ نورِ الٰہی بہ عالمِ قدسی		ظہورِ احمدِ مرسل در اہلِ کفر و جحود

عالمِ قدس سے نورِ الٰہی کا نزول ہوا اور کفر و انکار میں ڈوبے ہوؤں میں احمدِ مرسل ﷺ کا ظہور ہوا۔

تمام کون و مکان مفتخر ازو گردید　　　ہمہ بروج و کواکب بہ باد شدہ مسعود

آپ ﷺ کی آمد سے پوری کائنات اور تمام جہان فخر سے سرشار ہو گئے، اور تمام برج اور ستارے آپ ﷺ کی بدولت ہمیشہ کے لیے سعادت مند ہو گئے۔

نویدِ مولدِ او چوں بہ گوشِ عرشِ مجید　　　رسید، گفت: زہے مولد و زہے مولود

جب آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری عرشِ مجید تک پہنچی تو ندا آئی: کیا ہی مبارک ہے یہ ولادت اور کیا ہی مبارک ہے یہ مولود۔

ز شورِ تہنیتِ قدسیان و کرّوبیاں　　　بہ جنبش آمدہ ایوانِ جابرانِ عنود

فرشتوں اور کروبیوں کی مبارک باد کی صداؤں سے سرکش جابروں کے محلات بھی لرز اٹھے۔

نزولِ وصفِ الٰہی بکسوتِ الفاظ　　　بروزِ فیضِ مقدس برنگِ گفت و شنود

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان الفاظ کے لباس میں نازل ہوا (یعنی وحی) اور مقدس فیض گفتگو اور کلام کی صورت میں ظاہر ہوا (یعنی قرآن)

چو آفتابِ تفرد بذروۂ جبروت　　　بچشمِ خاک نشینان جہل شد مشہود

جب یکتائی کا سورج عالمِ جبروت کی بلندی سے طلوع ہوا تو (اس کی روشنی میں) اہلِ زمین کے لیے کفر کا جہل واضح ہو گیا۔

ز نورِ تابشِ آن آفتابِ عالمتاب　　　تمام ظلمت و الحاد و کفر شد نابود

اس عالم کو روشن کرنے والے آفتاب کے نور سے تمام تاریکیاں، الحاد اور کفر مٹ گئے۔

گروہِ اہلِ یقیں ہم رکابِ آں شہِ دیں　　　ببزم و رزم مجرب بجزم بس منقود

اہلِ یقین کا گروہ اس بادشاہِ دین (رسول اللہ ﷺ) کا ہم رکاب ہے جو امن و جنگ دونوں میدانوں میں آزمودہ اور کامل عزم رکھنے والا ہے۔

بصرفِ مال حریص و ببذلِ جاں راغب　　　　بہر بلائے مصادم، بہر قضا خوشنود

یہ گروہِ پاک بازان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا مشتاق، جان قربان کرنے کا خواہش مند، مصیبتوں کے مقابلے میں ثابت قدم، اور اللہ کی قضاو قدر پر راضی رہنے والا ہے۔

مصابرانِ قتال و مبارزانِ مصاف　　　　مصارعانِ معارک، مساورانِ اسود

وہ میدانِ جنگ کے صابر مجاہد، صف آرا معرکوں کے بہادر و پہلوان اور شیروں کے ہمدوش ہیں۔

بسرعت آبِ رواں و بہ فتک بادِ دواں　　　　بحدت آتشِ سوزاں، بصبر خاکِ خمود

وہ بہتے ہوئے پانی کی طرح تیز رفتار، چلتی ہوئی ہوا کی مانند حملہ آور، دہکتی آگ کی طرح شدید اور خاموش زمین کی طرح صابر و ثابت قدم ہیں۔

حوالہ جات:

اتحاف النبلاء از علامہ صدیق حسن خان قنوجی، ص۔۴۱۹-۴۱۸

کلام شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ، مرتب: محمد خالد سیف، طارق اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۴ء، ص۔۷۱-۷۰